قرآن مجید کا مطالعہ

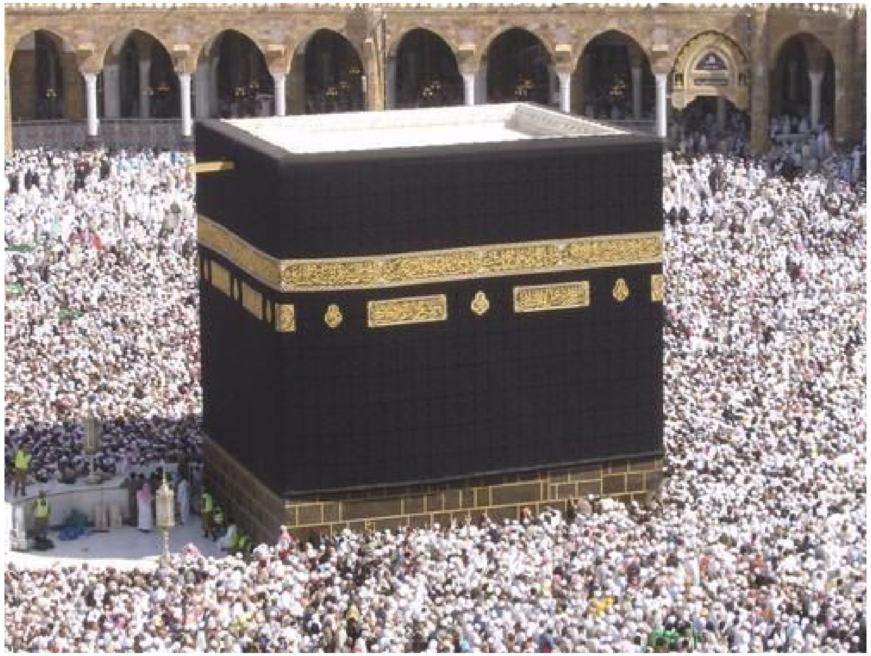

سورۃ النور 24۔۔۔ایمان اور تعمیر شخصیت۔۔۔۔ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النور 24 کا موضوع (Topic)

ایمان اور تعمیر شخصیت۔۔۔ ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟

- ❑ آیات 1-3: بدکاری سے متعلق عدالت کا طریقہ کار
- ❑ آیات 4-10: بدکاری کے الزام سے متعلق عدالت کا طریقہ کار
- ❑ آیات 11-26: پراپیگنڈا کے معاملے میں اہل ایمان کا رویہ
- ❑ آیات 27-29: دوسروں کے گھر میں داخل ہونے کا طریقہ کار
- ❑ آیات 30-31: مردوں اور خواتین میں ملاقات کا طریقہ کار
- ❑ آیات 32-33: غلامی کا خاتمہ کرنے کا طریقہ کار
- ❑ آیات 34-40: شریعت کے احکامات کی وجوہات اور نتائج
- ❑ آیات 41-46: ایمان اور شریعت کا تعلق۔۔۔ اللہ تعالی کی طاقت اور اس کا سائنسی قانون (Scientific Law)
- ❑ آیات 47-57: منافقین کی اصلاح اور اہل ایمان پر اسی دنیا میں جزاء کا اعلان
- ❑ آیات 58-61: شریعت سے متعلق سوالات کا جواب
- ❑ آیات 62-64: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رویہ کا طریقہ کار

بیک گراؤنڈ: جنگ بدر، احد اور خندق کے بعد مدینہ منورہ پر مزید حملہ نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر عرب قبائل میں دعوت کے لیے تشریف لائے اور اصلاح کرتے رہے۔ اب مشرکین کوئی حملہ نہیں کر سکے تو بالآخر منافقین نے اپنی جعلی کہانیوں کے ذریعے دعوت دین کو ختم کرنے کی کوشش کی تو پھر اللہ تعالی نے سورۃ النور 24 اور سورۃ الاحزاب 33 نازل ہوئیں تاکہ اہل ایمان کو اس پراپیگنڈا سے دور رکھا جائے۔

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النور 24: بدکاری سے متعلق عدالت کا طریقہ کار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ.(1)	یہ ایک عظیم سورۃ ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے کیونکہ اس کے احکامات (آپ پر) فرض کر دیے ہیں چنانچہ اس میں نہایت واضح وارننگز بھی شامل ہیں تاکہ آپ یاد کر سکیں۔
الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ.(2)	بدکار عورت ہو یا بدکار مرد، (جن کا جرم عدالت میں ثابت ہو جائے تو پھر حکومتی جلاد Executioner) ان دونوں میں سے ہر ایک کو 100 کوڑے ماریں۔ اللہ تعالی کے اس قانون (کو نافذ کرنے) میں کسی نرمی کا جذبہ آپ کے ذہن میں نہ آئے، اگر آپ اللہ تعالی پر اور آخرت کے دن پر فی الواقع ایمان رکھتے ہیں۔ ان کو سزا دیتے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ بھی وہاں موجود ہونا چاہیے۔
الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.(3)	(اس سزا کے بعد) یہ بدکار مرد کسی بدکار عورت یا کسی مشرکہ ہی سے نکاح کر سکیں گے کیونکہ اس بدکار عورت کو بھی کوئی بدکار مرد یا کوئی مشرک ہی اپنے نکاح میں لا سکے گا۔ اہل ایمان پر اسے حرام کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالی نے سورۃ النساء میں کچھ عرصے کے لیے یہ سزا دی تھی کہ طوائف کو ان کے گھروں میں بند کر دیں جب تک اللہ تعالی فائنل قانون نہ دے کیونکہ اس وقت اسلامی حکومت مضبوط نہیں ہوئی تھی۔ اس سے یہی معلوم ہوا کہ اپنی صورتحال کو دیکھ کر ہی حکومت کو استعمال کرنا چاہیے۔ سزا کا حکم صرف حکومت کو ہی دیا گیا ہے۔ عام آدمی سزا کو نافذ نہیں کر سکتا ہے کیونکہ لوگ محض الزام پر ہی اپنے بھائی بہن کو قتل کر دیتے ہیں حالانکہ انہوں نے بدکاری نہیں کی جاتی ہے۔

سورۃ النساء 4: بدکاری سے متعلق سزا

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ ۖ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا. (15)	(اے حکمران!) آپ کے پاس جن عورتوں میں سے جو (طوائف کے طور پر) بدکاری کرتی ہیں، ان پر اپنے اندر سے 4 گواہ طلب کریں۔ پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو (حکومت کی پولیس) انہیں گھروں میں بند کر دیں، یہاں تک کہ ان کی موت آجائے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی (مزید سورۃ النور کی شریعت کا) راستہ نکال دے۔
وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا ۖ فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا. (16)	جو مرد و عورت آپ کے لوگوں میں سے اس جرم کا ارتکاب کریں، (تو حکومتی عدالت) انہیں اذیت دیں۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور اصلاح کر لیں تو ان سے درگزر کر دیجیے۔ بے شک، اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت مدینہ منورہ میں بنی تو اس وقت نئے اہل ایمان کی تربیت کی ضرورت تھی۔ اس وقت بہت سے منافقین نے لونڈیوں کو طوائف بنایا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں یہی حکم دیا کہ پہلے ان طوائف کو اپنے گھروں میں رکھیں اور توبہ کی تربیت دیں۔ رہے نارمل مرد و عورت بدکاری کریں تو نفسیاتی اذیت کا حکم دیا۔ انہیں پھر کچھ عرصے بعد سورۃ النور میں فائنل حکم دے دیا جس میں آزاد مردوں اور خواتین کے لیے 100 کوڑے اور لونڈیوں کے لیے 50 کوڑے کی سزا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوڑے کی لمٹ کر دی کہ ہاتھ اٹھا کر انہیں بلکہ نارمل سزا دی جائے۔
ان احکامات میں یہ واضح ہو گیا کہ کسی عام آدمی سزا نہیں دے گا بلکہ صرف حکومتی عدالت ہی سزا دے گی۔ اس ملک کے نئے اہل ایمان کے ماحول کے لحاظ سے حکومت سزا دے گی۔ سورۃ النور سے پہلے جوتے وغیرہ سے مجرم کو مارا جاتا تھا۔ اس کے بعد جب سورۃ النور نازل ہوئی تو پھر کوڑے کے احکامات نازل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح کر دیا کہ کوڑے مارتے ہوئے ہاتھ اپنے کندھے سے اوپر نہ لائیں تا کہ مجرم زیادہ زخمی نہ ہوں۔ اس سزا کا مقصد یہ ہے کہ کوئی شخص ایسی حرکتیں نہ کریں۔

سورۃ النور 24: بدکاری کے الزام سے متعلق عدالت کا طریقہ کار

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ.(4)	جو لوگ پاک دامن خواتین پر (بدکاری کی) تہمت لگائیں، پھر (ثبوت کے طور پر) 4 گواہ نہ لاسکیں تو پھر ان (تہمت لگانے والوں) کو 80 کوڑے ماریں اور ان کی گواہی پھر کبھی قبول نہ کریں، اور یہی لوگ فاسق ہیں۔
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.(5)	ہاں جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں، وہ اللہ تعالی کے نزدیک فاسق نہ رہیں گے کیونکہ اللہ تعالی بخشنے والا ہے اور اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ.(6) وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ.(7)	لیکن جو اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور اپنے علاوہ کوئی گواہ بھی نہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کی (عدالت میں) گواہی یہ ہے کہ 4 مرتبہ اللہ تعالی کی قسم کھا کر کہے کہ وہ سچا ہے۔ اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کی لعنت ہو، اگر میں جھوٹا ہوں۔
وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ.(8) وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ.(9)	(اس کے بعد) عورت سے سزا اسی صورت میں ٹل سکتی ہے کہ وہ بھی 4 مرتبہ اللہ تعالی کی قسم کھا کر کہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس بندی پر اللہ کا غضب ہو، اگر یہ (شوہر اپنے الزام میں) سچا ہو۔

اللہ تعالی نے اسی وجہ سے تہمت لگانے والے لوگوں کو بھی سزا دینے کا حکم دیا ہے کیونکہ ہمارے ہاں بہت سے لوگ ایک دوسرے کے خلاف جعلی پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ خاص طور پر بدکاری کی تہمت لگا کر دشمن ایک دوسرے کی حیثیت ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر شوہر اپنے بیوی پر الزام لگائے تو پھر حکم موجود ہے۔ اسی طرح اگر بیوی اپنے شوہر پر الزام لگائے تو اس کا حل بھی موجود ہے کہ پھر سزا اللہ تعالی ہی دے گا۔

سورۃ النور 24: بدکاری کے الزام سے متعلق عدالت کا طریقہ کار

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ.(10)	(اہل ایمان !) اگر آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور صاحب عقل ہے (تو جو رویہ آپ نے اختیار کیا تھا، ان احکام کے بجائے اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو جاتا۔)
إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ.(11)	یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ یہ بہتان ایجاد کر بیٹھے ہیں، وہ آپ ہی کے اندر (شہر میں) ایک گروپ ہے۔ آپ اسے اپنے حق میں (اس سزا کو) برا نہ سمجھیے بلکہ یہ آپ کے لیے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر ایک نے جو گناہ کمایا ہے، وہ اس کے حساب میں پڑے گا اور (اس پراپیگنڈا کا بانی) جس نے اس کا سب سے بڑا حصہ لیا ہے، اُس کے لیے تو عذاب عظیم ہے۔
لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ.(12)	آپ لوگوں نے جب یہ بات سنی تو اہل ایمان مردوں اور خواتین نے اپنے لوگوں کے حق میں نیک گمان کیوں نہ کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ ایک کھلا ہوا بہتان ہے؟
لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ.(13)	یہ (الزام لگانے والے) اپنے الزام کے ثبوت میں 4 گواہ کیوں نہ لائے؟ پھر جب گواہ نہیں لائے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں۔

غزوہ بنی مصطلق کا سفر 4-5 H / 626-627CE: واقعہ افک تب ہوا کہ اس سفر میں کچھ منافقین نے سیدہ ام المومنین (یعنی امت مسلمہ کی والدہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) پر پراپیگنڈا کیا اور ان پر بہتان لگا کر پراپیگنڈا کو سارے لوگوں میں پھیلا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدہ رضی اللہ عنہا پر بہت دکھ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہی آیات نازل فرما کر جواب دیا۔ اس کے بعد انہی پراپیگنڈا کرنے والوں پر سزا کا عمل بھی ہوا اور ان منافقین پر 80 کوڑے مار کر ہمیشہ کے لیے ان کی گواہی نا قابل قبول قرار پائی۔

غزوہ بنی مصطلق کا سفر 626-627CE / 4-5 H

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی فیملی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ دوسرے قبیلے کے لیے تشریف لائے تاکہ انہیں اللہ تعالی کا پیغام پہنچادیں اور ساتھ ہی دشمنی ختم ہو جائے۔اس قافلے میں منافقین بھی شامل تھے۔رات میں قافلہ رک جاتا اور سب لوگ سو جاتے تھے اور صبح اگلا سفر شروع ہوتا۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اس میں تھیں اور آپ باہر گئی تھیں جبکہ لوگ سمجھے کہ اس کیبن میں آپ موجود ہیں اور قافلہ چل پڑا۔قافلے کے پیچھے ایک صحابی پر ذمہ داری تھی کہ وہ چیک کرتے جائیں کہ کوئی چیز گر تو نہیں گئی ہے۔انہوں نے دیکھا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تو رہ گئی ہیں اور وہ انہیں دوسرے اونٹ میں بٹھا کر قافلے میں لے آئے۔اس پر منافقین کو موقع ملا کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف جعلی کہانی ایجاد کی۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دکھ ہوا تو اللہ تعالی نے یہ سورۃ النور نازل فرمائی۔

اس میں اہل ایمان کو سمجھایا کہ جب کوئی الزام بولے تو اسے ایک دم مان نہیں لینا چاہیے بلکہ پہلے ریسرچ کرنی چاہیے۔جب یہ کنفرم ہو گیا تو پھر اس منافق لیڈر عبداللہ بن ابی کو 80 کوڑے مارے گئے اور ساتھ ہی عدالتی گواہی کو ہمیشہ کے لیے بلیک لسٹ کر دیا۔

سورۃ النور 24: پراپیگنڈا کے معاملے میں اہل ایمان کا رویہ

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ.(14)	(اہل ایمان!) آپ پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالی کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس راستے (یعنی پراپیگنڈا سے متاثر ہونے) پر آپ چل نکلے تھے تو پھر آپ پر کوئی بڑا عذاب آ جاتا۔
إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ. (15)	ذرا خیال کیا کریں کہ جب آپ (اس جعلی پراپیگنڈا پر) اپنی زبانوں سے نقل در نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے جو بات کہہ رہے تھے حالانکہ آپ کو کوئی حقیقی علم نہیں تھا۔ آپ اسے معمولی سی بات سمجھ رہے تھے، حالانکہ اللہ تعالی کے نزدیک وہ بہت اہم بات تھی۔
وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ.(16)	آپ نے اسے سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں زیبا نہیں کہ ہم ایسی بات زبان پر لا سکیں؟ معاذ اللہ، یہ تو بہت بڑا بہتان (جھوٹا پراپیگنڈا) ہے۔
يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. (17) وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ.(18)	اللہ تعالی آپ کو نصیحت کرتا ہے کہ اگر آپ اہل ایمان ہیں تو پھر کبھی ایسا نہ کیجیے گا۔ اللہ تعالی آپ کے لیے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی علم و حکمت کا مالک ہے۔

سورۃ النور 24: پراپیگنڈا کے معاملے میں اہل ایمان کا رویہ

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ. (19)	اس میں شبہ نہیں کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بدکاری کا سکینڈل کرے تو ان کے لیے دنیا میں بھی دردناک سزا ہے اور آخرت میں بھی۔ ان سب لوگوں کو اللہ تعالی جانتا ہے لیکن آپ نہیں جانتے ہیں۔
وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ.(20)	حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالی کا فضل اور رحمت آپ پر نہ ہوتی اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالی رؤف ورحیم ہے تو اس گناہ (پراپیگنڈا سے متاثر ہونے) کی پاداش میں آپ لوگوں پر بڑی آفت آجاتی۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ.(21)	اہل ایمان! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلیے گا کیونکہ جو شخص بھی شیطان کے نقش قدم پر چلے گا تو وہ اسے برباد کر دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تو بے حیائی اور برائی ہی کا راستہ (آپ کے ذہن میں آئیڈیاز بنا کر) سمجھاتا ہے۔ (آپ دوسروں پر الزام لگاتے اور اپنے آپ کو بہت پاکیزہ سمجھتے ہیں؟) حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالی کا فضل اور اس کی رحمت آپ پر نہ ہوتی تو آپ میں سے کوئی کبھی پاک نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ تعالی ہی جسے چاہتا ہے، (اس کی نیت درست ہو تو پھر) پاک کر دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالی سننے والا اور علم والا ہے۔

اس میں ہمیں یہی سمجھنا چاہیے کہ جب بھی کوئی شخص پراپیگنڈا کی بات کہے تو اسے فوراً مانا نہیں چاہیے بلکہ اسے کہنا چاہیے کہ آپ اتنا کھلا ثبوت پیش لائیں۔ پھر اس جعلی پراپیگنڈا کو مزید دوسرے لوگوں تک نہ پہنچائیں اور اس پراپیگنڈا کرنے والے کو کہیں کہ وہ عدالت میں یہ ثبوت لے کر جائیں۔ ظاہر ہے کہ اگر وہ مخلص ہوا تو پھر ثبوت لائے گا ورنہ وہ چلا جائے گا۔ ہمارے اخبارات اور یوٹیوب میں بہت سی جعلی کہانیاں موجود ہیں اور بہت سی جعلی احادیث بھی موجود ہیں جس سے ہمیں بچنا چاہیے۔

سورۃ النور 24: پراپیگنڈا کے معاملے میں اہل ایمان کا رویہ

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (22)	آپ میں سے جو لوگ صاحب فضل ہیں اور انہیں (معاشی) وسعت عطا فرمائی ہے تو وہ ایسی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اب وہ (پراپیگنڈا میں متاثر ہو کر) رشتے داروں، غریبوں اور اللہ تعالی کی راہ میں ہجرت کرنے والوں پر خرچ نہ کریں گے۔ (نہیں، بلکہ) انہیں چاہیے کہ معاف کر لیں اور درگزر سے کام لیں۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالی آپ کو بخش دے؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی بخشنے والا ہے اور اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ. (23)	جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی، مومن خواتین پر تہمتیں لگاتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت، دونوں میں لعنت کر دی گئی ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔
يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. (24) يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ. (25)	اس دن، جب ان کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے (کہ کیا حرکتیں انہوں نے کی ہے۔) وہ جس سزا کے مستحق ہیں، اس دن اللہ تعالی انہیں پورا دے دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالی ہی حق ہے جو تمام حقائق کو واضح کر دینے والا ہے۔
الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ. (26)	اس دن (آخرت میں) خبیث عورتیں ہی خبیث مردوں کے لیے ہوں گی جبکہ خبیث مرد ہی خبیث عورتوں کے ساتھ ہوں گے۔ اس طرح پاکیزہ خواتین، پاکیزہ مردوں کے لیے ہوں گی اور پاکیزہ مرد پاکیزہ خواتین کے لیے۔ وہ ان باتوں سے بری ہوں گے جو یہ لوگ (ان کے بارے میں پراپیگنڈا) کرتے ہیں۔ ان کے لیے وہاں مغفرت ہے اور عزت کا رزق ہے۔

سورۃ النور 24: دوسروں کے گھر میں جائیں تو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ.(27)	اہل ایمان! (اسی پاکیزگی کے لیے ضروری ہے کہ) آپ اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کریں بلکہ پہلے تعارف نہ ہو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لیں۔ یہی طریقہ آپ کے لیے بہتر ہے تاکہ آپ یاددہانی حاصل کر سکیں۔
فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ.(28)	پھر اگر وہاں کسی کو نہ پائیں تو ان (کے گھروں) میں داخل نہ ہوں، جب تک کہ آپ کو اجازت نہ دے دی جائے۔ اگر آپ سے کہا جائے کہ لوٹ جائیں تو لوٹ جایا کریں۔ یہی طریقہ آپ کے لیے پاکیزہ ہے اور (یاد رکھیں کہ) جو کچھ آپ کر رہے ہیں تو اللہ تعالی اسے خوب جانتا ہے۔
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ.(29)	البتہ آپ پر کوئی گناہ نہیں کہ ایسی بلڈنگ (مثلاً آفس، دکان، ہوٹل وغیرہ) میں داخل ہوں جن میں آپ کے لیے کوئی فائدہ ہو اور وہ کسی کے رہنے کا گھر نہ ہو۔ اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ آپ ظاہر کرتے ہیں اور جو کچھ چھپاتے ہیں۔
قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ. (30)	(اے رسول!) اپنے اہل ایمان کو ہدایت کر دیجیے کہ (ان گھروں میں خواتین ہوں تو) اپنی نگاہیں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں تو اللہ تعالی اسے خوب واقف ہے۔

قدیم زمانے میں گھروں میں دروازے نہیں ہوتے تھے بلکہ ان کے دوست اور رشتے دار بغیر بتائے ہی گھس جاتے تھے تو اس میں احکامات دیے جواب بھی ویلڈ ہے اگر دروازہ کھلا بھی ہو۔

سورۃ النور 24: مردوں اور خواتین پر ملاقات کا طریقہ کار

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ
فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ
زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ
أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي
إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ
مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ
النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن
زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ.(31)

اہل ایمان خواتین کو ہدایت کر دیجیے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں بچا کر رکھیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت (جیسے فیشن وغیرہ) کی چیزیں نہ کھولیں، سوائے اس کہ وہ اشیا جو ویسے ہی کھلی ہوتی ہیں لیکن اپنی اوڑھنیوں کے آنچل اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔

اپنے فیشن کی اشیاء بالکل نہ کھولیں، سوائے ان افراد کے:

- اپنے شوہروں کے سامنے
- یا اپنے باپ، سسر
- اپنے بیٹے یا سوتیلے بیٹے یا بھائی
- اپنے بھتیجے یا بھانجے
- اپنی ملنے والی خواتین
- اپنے غلام یا ان ملازم مردوں کے سامنے جو خواتین کی خواہش نہیں رکھتے
- یا ان بچوں کے سامنے جو خواتین کی پردے کی چیزوں سے ابھی واقف نہیں ہوئے۔

اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں کہ ان کے چھپے ہوئے فیشن معلوم ہو جائیں۔ اہل ایمان! (اب تک کی غلطیوں پر) سب مل کر اللہ تعالی سے رجوع کرتے رہیں تا کہ آپ فلاح پا سکیں۔

خواتین کے لیے واضح ہے کہ وہ کتنا پردہ رکھنا ضروری ہے۔ اسی بنیاد پر خواتین خود فیصلہ کر سکتی ہیں کہ کونسی اشیاء کھلی ہوتی ہیں اور کیا چھپاتی رہیں۔ اس میں فیشن وغیرہ کی اشیاء کو سب مردوں کے سامنے نہیں کرنا چاہیے۔ ہاتھ پاؤں کے بارے میں سب فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ کھلا رکھنا درست ہے لیکن چہرے میں اختلاف ہے۔ اس میں خواتین خود فیصلہ کر سکتی ہیں کہ چہرے کو بھی چھپائیں یا نہیں۔ صحابیات رضی اللہ عنہن کی سیرت میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعض خواتین برقعہ پہنتی تھیں اور بعض نہیں۔

سورۃ النور 24: غلامی کا خاتمہ

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ. (32)	آپ میں سے جو لوگ غیر شادی شدہ ہوں، ان کا نکاح کر دیجیے اور بالخصوص اپنے ان غلاموں اور لونڈیوں کی شادی کروا دیں جو اس کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اگر وہ فائنانشلی کمزور ہوں گے تو اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ اللہ تعالی بڑی وسعت کا مالک ہے اور علم رکھتا ہے۔
وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (33)	جو لوگ نکاح کا موقع نہ پائیں، انہیں چاہیے کہ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھیں، یہاں تک کہ اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔ آپ کے غلاموں میں سے جو آزادی کا معاہدہ (Legal Agreement to Get Freedom) کرنا چاہیں تو پھر آزادی کا معاہدہ کر لیں بشرطیکہ آپ ان میں اخلاق پا لیں۔ (اہل ایمان!) انہیں اتنا مال دیں جو اللہ تعالی نے آپ کو عطا فرمایا ہے (تاکہ غلام اپنی آزادی خرید سکیں۔) محض اس لیے کہ دنیاوی زندگی کا کچھ فائدہ آپ کو حاصل ہو جائے لیکن اپنی لونڈیوں کو بدکاری کے لیے ہرگز مجبور نہ کیجیے گا، جبکہ وہ تو پاک دامن ہی رہنا چاہتی ہیں۔ جو مالک انہیں مجبور کرے گا تو اس کا گناہ اسی آقاء (پیشہ کروانے والے pimp brokers) پر ہے کیونکہ پر اس جبر کے بعد اللہ تعالی (ان مظلوم خواتین کے لیے) رحم فرمانے والا اور معاف کرنے والا ہے۔

عہد رسالت میں غلامی موجود تھی۔ کسی بھی جنگ میں قیدی مردوں اور خواتین کو غلام بنا دیتے اور انہیں نسل در نسل غلام بنائے رکھتے تھے اور خواتین کو طوائف بنا دیتے تھے۔ اللہ تعالی نے اس غلامی کو ختم کرنے کا طریقہ یہ حکم دیا کہ خواتین کو طوائف بالکل نہ بنائیں۔ ہر غلام کو آزاد کریں جو محض چور ڈاکو نہ بننا چاہتا ہو بلکہ حکومتی فنڈ اور دیگر لوگ رقم دے کر انہیں آزاد کریں۔ اس کے ساتھ ہی حکم دیا کہ جنگ میں اب جتنے قیدی آئیں گے تو انہیں غلام نہیں بنانا ہے۔ یہ غلامی عہد رسالت میں ختم ہو گئی لیکن بعد میں جب مسلمانوں نے ان احکامات پر عمل نہیں کیا تو پھر غلامی دوبارہ شروع ہو گئی۔

سورۃ النور 24: شریعت کے احکامات کی وجوہات اور نتائج

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ.(34)	(اے رسول !) ہم نے آپ کی طرف انتہائی واضح آیات نازل کی ہیں جیسا کہ ان لوگوں کی مثالیں بھی جو آپ سے پہلے گزرے ہیں تا کہ اللہ تعالی سے خبر دار رہنے والوں کے لیے نصیحت مل جائے۔
اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ.(35)	اللہ تعالی (کی ہدایت اور شریعت) زمین اور آسمانوں کی روشنی ہے۔ (انسان کے ذہن میں) اس روشنی کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک طاق (Niche) جس میں ایک چراغ (Lamp)ہو جبکہ چراغ شیشے کے اندر موجود ہو۔ شیشہ ایسا ہو، جیسے ایک چمکتا ہوا ستارہ(Star) محسوس ہو جبکہ وہ زیتون (Olive)کے ایسے شاداب درخت کے تیل (Oil)سے روشن کیا جاتا جو جو محض نہ مشرقی ہو نہ مغربی۔اس کا تیل (ایسا ٹرانسپیرنٹ ہو کہ) گویا آگ کے چھوئے بغیر ہی بھڑک اٹھا ہو۔ روشنی کے اوپر مزید نور! اللہ تعالی جسے چاہتا ہے تو اس ہدایت کی روشنی عنایت کر دیتا ہے۔ اللہ تعالی یہ مثالیں ان لوگوں کی رہنمائی کے لیے بیان فرماتا ہے کیونکہ اللہ تعالی ہر چیز سے واقف ہے۔
فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ.(36)	(اس روشنی کی مثال مسجد)ان گھروں کی طرح ہے جن کی نسبت اللہ تعالی نے حکم دیا کہ تعمیر کیے جائیں تا کہ اس رب کا ذکر کیا جائے۔

Example ----ہدایت کی تمثیل

Transparent Lamp

Example ----گمراہی کی تمثیل

Mirage Desert

Dark Sea

اللہ تعالی نے اس لیے ہدایت اور گمراہی کی مثالیں ارشاد فرمائی ہیں تاکہ ہم اپنے تجربے سے ہی سمجھ سکیں کہ اللہ تعالی نے ہدایت کے طور پر قرآن مجید نازل ہوا ہے۔

سورۃ النور 24: شریعت کے احکامات کی وجوہات اور نتائج

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ.(37)	ان میں وہ شخص حق صبح وشام اس رب کی عبادت کرتے ہیں جنہیں بزنس، خرید وفروخت (Sales & Purchase) وغیرہ تو اللہ تعالی کی یاد، نماز کے اہتمام اور زکوۃ کے ادا کرنے سے غافل نہیں ہوتے ہیں۔ وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں خوف کی طرح ڈری رہ جائیں گی۔
لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.(38)	تاکہ اللہ تعالی ان کی پرفارمنس کا بہترین نتیجہ انہیں دے اور انہیں اپنے فضل سے مزید نوازے۔ اللہ تعالی جسے چاہے گا تو اسے بے حساب مزید عطا فرمائے گا۔
وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ.(39)	اس کے برعکس جو لوگ اس روشنی کے منکر ہیں، ان کے اعمال کی مثال یہ ہے کہ جیسے چٹیل صحرا میں سراب (Mirage Desert) جسے پیاسا پانی سمجھ لے اور جب اس کے پاس آئے تو اس کچھ بھی نہ ملے۔ لیکن وہاں اللہ تعالی کو پائے گا تو پھر وہ اس کا حساب پورا پورا عنایت کر دے گا کیونکہ اللہ تعالی کو رپورٹ دینے میں کبھی دیر نہیں لگتی۔
أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ.(40)	(اس کی مثال یہ ہے کہ) جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا موجوں کے اوپر، موج ڈھانک رہی ہو جبکہ اوپر سے بادل چھائے ہوئے ہوں چنانچہ اوپر تلے اندھیرے ہی اندھیرے ہوں۔ جب کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھ سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ جسے اللہ تعالی روشنی نہ دے تو اسے پھر کوئی روشنی نہیں ہے۔

سورۃ النور 24: اللہ تعالی کی طاقت اور اس کا سائنسی قانون (Scientific Law)

أَلَمۡ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالۡأَرۡضِ وَالطَّيۡرُ صَافَّاتٍ ۖ كُلٌّ قَدۡ عَلِمَ صَلَاتَهُۥ وَتَسۡبِيحَهُۥ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُونَ.(41)	آپ نے دیکھا نہیں کہ جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہیں تو سب کچھ اللہ تعالی ہی کی تسبیح کرتے ہیں جیسے پرندے بھی، پروں کو پھیلائے ہوئے؟ ہر ایک چیز نے اپنی نماز اور اپنی تسبیح کو خوب جان لیا ہے۔ (آپ نہیں جانتے تو کیا ہوا لیکن) اللہ تعالی جانتا ہے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔
وَلِلَّهِ مُلۡكُ السَّمَاوَاتِ وَالۡأَرۡضِ ۖ وَإِلَى اللَّهِ الۡمَصِيرُ. (42)	زمین اور آسمانوں کی حکومت اللہ تعالی ہی کے لیے ہے اور اللہ تعالی ہی کی طرف (سب کو) پلٹنا ہی ہے۔
أَلَمۡ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزۡجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيۡنَهُۥ ثُمَّ يَجۡعَلُهُۥ رُكَامًا فَتَرَى الۡوَدۡقَ يَخۡرُجُ مِنۡ خِلَالِهِۦ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِنۢ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَاءُ وَيَصۡرِفُهُۥ عَن مَّن يَشَاءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرۡقِهِۦ يَذۡهَبُ بِالۡأَبۡصَارِ.(43)	آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالی بادلوں کو لے جاتا ہے، پھر انہیں (الگ الگ ٹکڑوں) کو آپس میں ملا دیتا ہے، پھر انہیں تہہ بر تہہ کر ہی دیتا ہے؟ پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے بیچ میں سے (آپ کے لیے رحمت کی) بارش نکل آتی ہے۔ آسمان سے اُس کے اندر (اولوں) کے پہاڑوں سے اولے (Snow) برساتا ہے۔ پھر جس (علاقے پر) چاہتا ہے تو اسے گرا دیتا ہے اور جس (علاقے میں) چاہتا ہے تو انہیں ہٹا دیتا ہے۔ اس کی بجلی کی چمک ہے کہ (اسی طرح اللہ تعالی وارننگ کے طور) گویا نگاہوں کو چمکا کر چلی جاتی ہے۔

سورۃ النور 24: اللہ تعالی کی طاقت اور اس کا سائنسی قانون (Scientific Law)

يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ.(44)	اللہ تعالی ہی رات اور دن کی تبدیلی کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ (کھلے ذہن والے لوگوں کی) آنکھ والوں کے لیے اس میں بڑی عبرت کا سامان کافی ہے۔
وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.(45)	ہر جاندار کو اللہ تعالی ہی نے پانی سے پیدا کیا ہے۔ پھر (آپ دیکھتے ہیں کہ) ان میں سے کوئی اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے جبکہ ان میں سے کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور کوئی چار پاؤں پر۔ اللہ تعالی جو چاہے، پیدا کر دیتا ہے کیونکہ یقیناً اللہ تعالی ہر چیز پر طاقت رکھتا ہے۔
لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ ۚ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.(46)	ہم نے یہ واضح کر کے یہ آیات نازل کر دی ہیں کیونکہ (جس انسان میں ہدایت کی نیت ہو تو پھر) اللہ تعالی ہی جسے چاہتا ہے، سیدھی راہ (اس کی نیت کے لحاظ سے) ہدایت دیتا ہے۔

ابھی آپ خود لاجیکل طریقے سے سوچ سکتے ہیں کہ کتنے کنٹرول کے ساتھ بادل، پانی، بارش، پودے اور جانور سب کسی کنٹرول میں ہے یا خود بخود کسی خدا کے بغیر ہو سکتا ہے؟ ملحدین خدا کو نہیں مانتے ہیں کیونکہ ان کی نیت ہوتی ہے کہ وہ اس کنٹرول پر کئی جعلی کہانیاں کہتے ہیں لیکن جن کی نیت درست ہو تو وہ پھر سمجھ لیتے ہیں کہ خدا کے بغیر یہ کائنات ممکن نہیں ہو سکتی ہے۔

سورۃ النور 24: منافقین کی اصلاح

وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ.(47)	(منافقین) یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اطاعت قبول کر لی ہے لیکن انہی میں سے ایک گروپ اس اس کے بعد پھر الگ ہو ہی جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ (خلوص کے ساتھ) اہل ایمان نہیں ہیں۔
وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ.(48) وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ. (49)	انہیں جب اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے کہ رسول ان کے درمیان (ان کے باہمی اختلافات کا) فیصلہ کر دے تو انہی میں سے ایک گروپ اسی وقت پہلو تہی (Avoid) کر لیتا ہے۔ لیکن اگر (جن کی نیت درست ہو تو پھر) حق انہیں ملے تو رسول کے پاس بڑے فرمانبر دار بن کر آجاتے ہیں۔
أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ.(50)	کیا ان کے دلوں میں (منافقت کی) بیماری ہے یا ابھی شک میں پڑے ہوئے ہیں یا انہیں اندیشہ ہے کہ اللہ تعالی اور اس کا رسول ان کے ساتھ ظلم کریں گے؟ ہر گز نہیں، بلکہ یہ خود ہی ظالم ہیں۔
إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.(51)	اہل ایمان کی بات تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کر دے تو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

سارے منافقین ایک جیسے نہیں تھے بلکہ کوئی 100% منافق تھے، کوئی 80% کوئی 50% اور کوئی 20% منافق تھے۔ اللہ تعالی کی ان آیات کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آہستہ آہستہ ہدایت پر آ ہی گئے جبکہ ان کا لیڈر عبداللہ بن ابی اور اس کے 100% منافقین مر گئے جبکہ اکثریت ایمان لائے اور پھر منافقت چھوڑ دی۔

سورۃ النور 24: منافقین کی اصلاح

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ۔(52)	جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے، اللہ تعالی کی وارننگ کو سمجھ لیں گے اور اس کے حدود کے مطابق عمل کریں گے تو وہی ہیں جو مقصد ہدایت تک پہنچ ہی جائیں گے۔
وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُلْ لَا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ۔(53)	(یہ وہ 100% منافقین ہیں کہ) انہوں نے اللہ تعالی کی کڑی کڑی قسمیں کھائیں کہ اگر آپ انہیں (جہاد کا) حکم دیں گے تو یہ ضرور نکلیں گے۔ (اے رسول!) آپ فرما دیجیے کہ قسمیں نہ کھائیں۔ آپ سے شریعت کے مطابق اطاعت ہی کریں کیونکہ اللہ تعالی یقیناً جانتا ہے جو کچھ آپ لوگ کر رہے ہیں۔
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔(54)	انہیں فرمائیے کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت ہی کیا کریں۔ لیکن اگر روگردانی کریں گے تو (یاد رکھیے کہ) رسول پر وہی ذمہ داری ہے جو انہیں دی گئی ہے جبکہ آپ پر وہی ذمہ داری ہے جو آپ کو بتائی ہوئی ہے۔ آپ آپ ان کی اطاعت کریں گے تو ہدایت پا لیں گے جبکہ رسول پر تو صرف (اللہ تعالی کے احکامات کو) واضح کلیئر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہی ہے۔

سورۃ النور 24: اہل ایمان پر اسی دنیا میں جزاء کا اعلان

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔(55)	آپ میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے ہیں تو ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں وہ اس سرزمین میں اسی طرح حکومت عطا فرمائے گا، جس طرح ان سے پہلے پرانے لوگوں کو عطا فرمایا تھا۔ ان کے لیے ان کے دین کو پوری طرح قائم کر دے گا جسے اس رب نے انہیں پسند فرمایا ہے اور ان کے اس خوف کی حالت کو اسے ضرور امن میں تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھیرائیں گے۔ جو لوگ اس کے بعد بھی منکر ہوں گے تو وہی نافرمان ہوں گے۔
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔(56)	(آپ اپنے شبہات سے نجات کرنا چاہتے ہیں تو) نماز کا اہتمام کیجیے، زکوۃ ادا کرتے رہیے اور رسول کے فرماں بردار بن کر رہیے تاکہ آپ پر رحم کیا جائے۔
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ۔(57)	ان منکرین کے بارے میں ہرگز یہ خیال نہ کیجیے کہ اس سرزمین میں یہ خدا کو عاجز کر دیں گے۔ (ہرگز نہیں بلکہ یہ خود عاجز ہوں گے) اور ان کا ٹھکانا پھر جہنم ہے جو نہایت برا ٹھکانا ہے۔

اللہ تعالی نے یہ معاہدہ کر لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں جو لوگ خلوص کے ساتھ قرآن مجید کا مطالعہ کر کے ایمان اور نیک عمل کریں گے تو پھر موجودہ زندگی میں ہی انہیں اجر ملے گا اور آخرت میں جنت ہے۔ جب مسلمانوں کی اکثریت اسی پر رہی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دنیا کی سپر پاور بن گئے۔ اس کے بعد جب انہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر توہم پرستی کرنے لگے تو زوال آ گیا۔ اپنی تاریخ کا خود مطالعہ کریں تو اپنی ٹائم لائن میں دیکھ سکتے ہیں کہ ہم نے جو عمل کیا تو پھر نتیجہ کیا نکلا۔ یہی سزا ہی ہے کہ ہمارے لیڈرشپ دیگر اقوام کے غلام بنے ہوئے ہیں۔

عہد رسالت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فتوحات۔۔۔622– 680CE

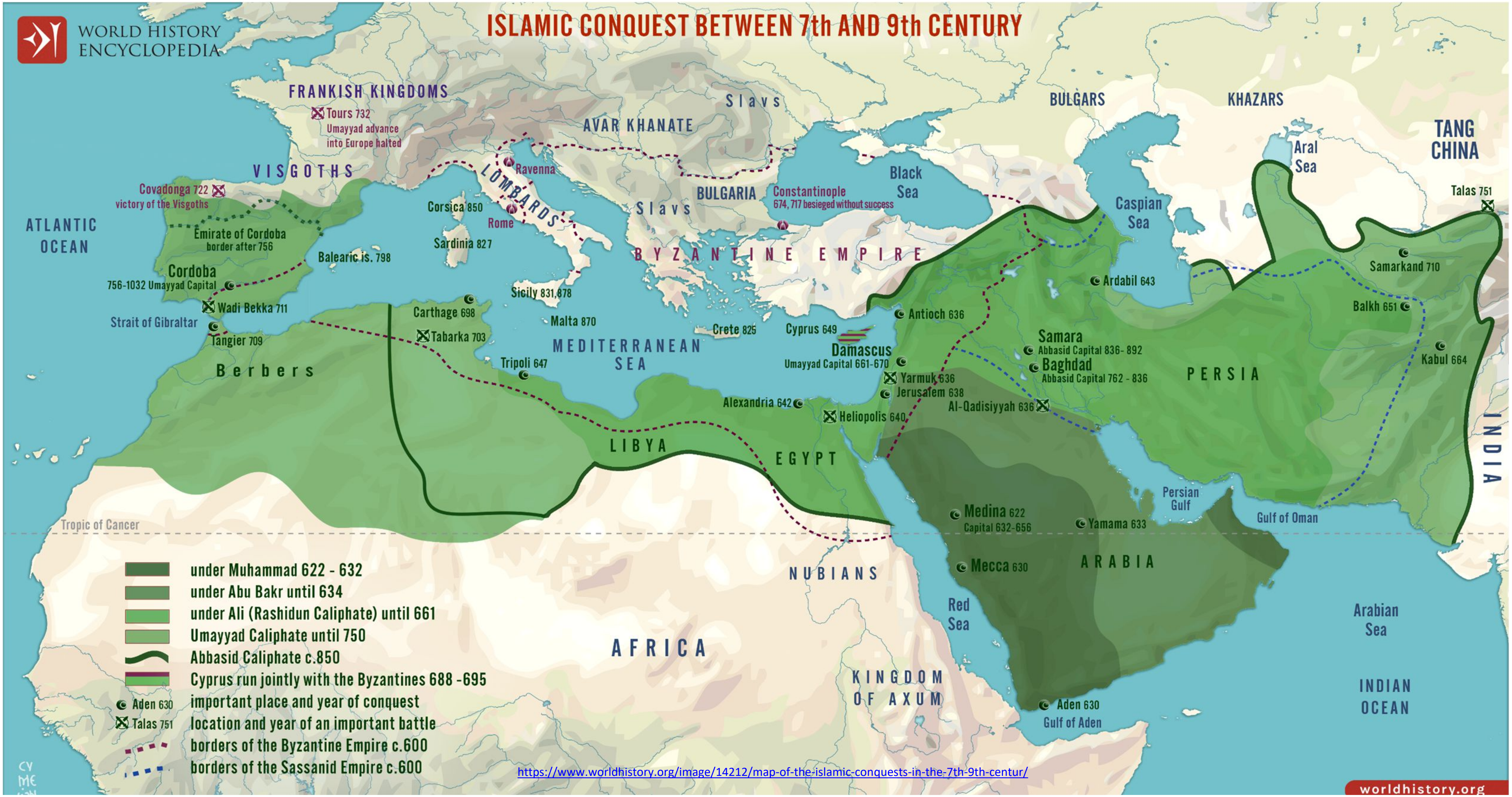

https://www.worldhistory.org/image/14212/map-of-the-islamic-conquests-in-the-7th-9th-centur/

مسلمانوں کا تہذیبی عروج و زوال

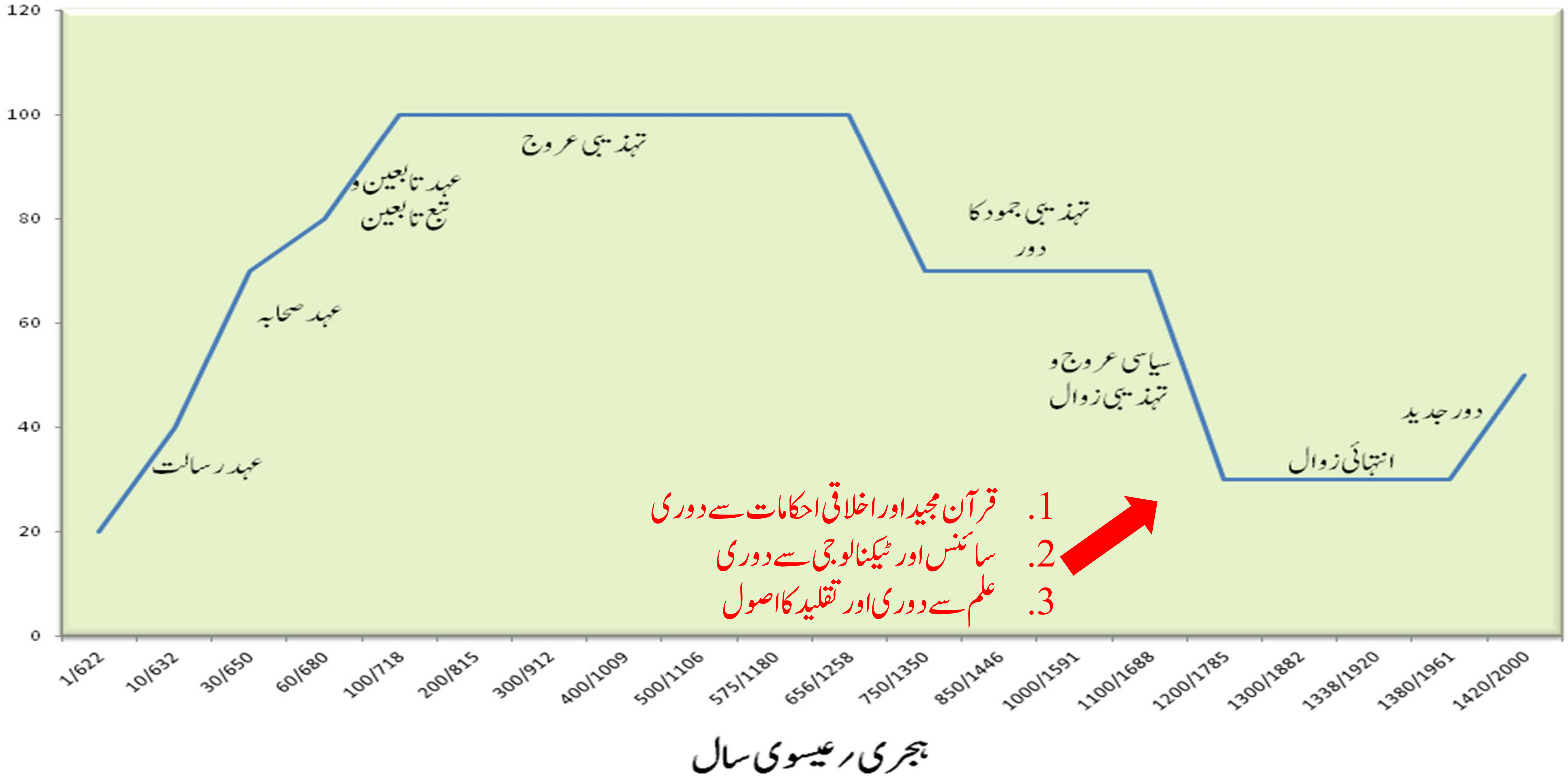

مسلمانوں کا سیاسی عروج وزوال

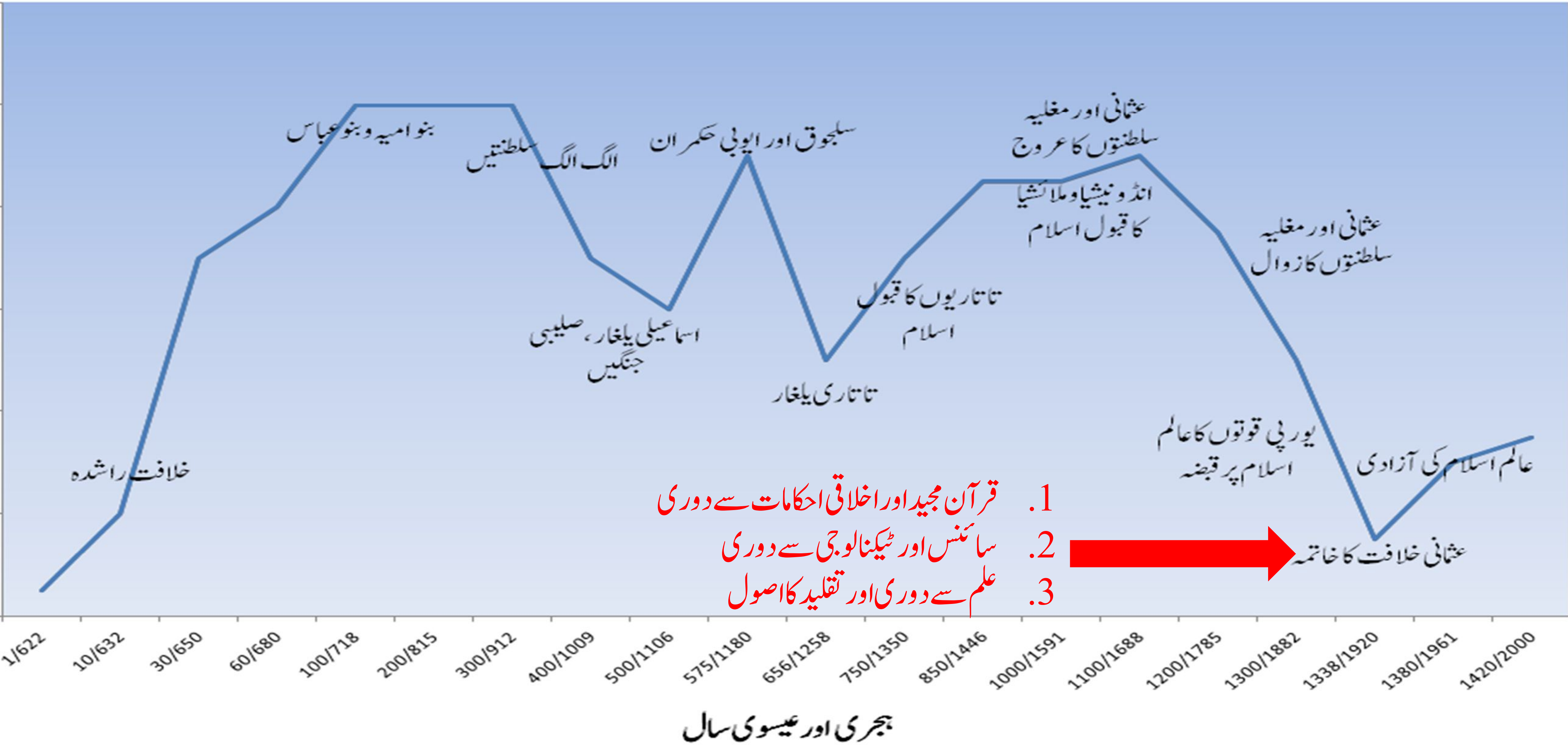

سورۃ النور 24: شریعت سے متعلق سوالات اور جوابات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ.(58)	اہل ایمان! (آپ کی پاکیزگی کے لیے جو ہدایات ہم نے دی ہیں، آپ ان کی مزید وضاحت چاہتے ہیں کہ ملازمین گھر میں بغیر اجازت کے آ سکتے ہیں یا نہیں تو سن لیجیے کہ) آپ کے غلام، لونڈیاں اور آپ میں جو بالغ نہیں ہوئے (بلکہ بچے ہی تو پھر) تین اوقات میں آپ سے اجازت لے کر آپ کے پاس آ سکتے ہیں۔ نماز فجر سے پہلے؛ جب دوپہر کو آپ کپڑے اتارتے ہیں اور نماز عشا کے بعد۔ یہ تین وقت آپ کے لیے پردے کے ٹائم ہیں۔ ان کے علاوہ (وہ بلا اجازت آ جائیں تو) نہ آپ پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر کیونکہ آپ ایک دوسرے کے پاس آنے جانے والے ہی ہیں۔ اللہ تعالی آپ کے لیے اسی طرح اپنی آیات کی وضاحت کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی علم اور حکمت کا مالک ہے۔
وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ.(59)	آپ میں جو بچے ہیں، وہ جب بالغ ہو جائیں تو پھر اسی طرح اجازت لے کر ہی آئیں، جس طرح ان کے بڑے لوگ اجازت لیتے رہے ہیں۔ اللہ تعالی آپ کے لیے اسی طرح اپنی آیات شریعت کی وضاحت کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی علم اور حکمت جاننے والا ہے۔
وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ.(60)	بڑی بوڑھی خواتین جواب نکاح کی امید نہیں رکھتی ہیں، وہ اگر اپنے دوپٹے گریبانوں سے اتار بھی دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے، بشرطیکہ فیشن کی نمائش کرنے والی نہ ہوں۔ تاہم وہ بھی احتیاط کریں تو ان کے لیے زیادہ بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالی سننے اور جاننے والا ہے۔

سورۃ النور 24: شریعت سے متعلق سوالات اور جوابات

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى
الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ أَوْ
بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ
بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ
صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ
أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ
عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ.(61)

(اللہ تعالی ان ہدایات سے آپ کو مشکل نہیں کرنا چاہتا ہے چنانچہ) نہ اندھے کے لیے کوئی حرج ہے، نہ لنگڑے، نہ مریض اور نہ خود آپ کے لیے کہ آپ اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا، اپنی ماؤں، اپنے بھائیوں، اپنی بہنوں، اپنے چچاؤں، اپنی پھوپھیوں، اپنے ماموؤں، اپنی خالاؤں، اپنے زیر اثر (ملازمین) یا اپنے دوستوں کے گھروں سے کھائیں پئیں۔

آپ پر کوئی گناہ نہیں، چاہے (مرد و خواتین) اکٹھے بیٹھ کر کھائیں یا الگ الگ۔ البتہ، جب گھروں میں داخل ہوں تو اپنے لوگوں کو سلام ضرور کر لیا کریں کیونکہ اللہ تعالی کی طرف سے مقرر کی ہوئی ایک بابرکت اور پاکیزہ دعا ہے۔ اللہ تعالی آپ کے لیے اسی طرح اپنی آیات کی وضاحت کرتا ہے تاکہ آپ عقل سے کام لے سکیں۔

سورۃ النور 24: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رویہ

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ.(62)	مومن تو درحقیقت وہی ہیں جو اللہ تعالی اور اُس کے رسول پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور جب کسی اجتماعی کام کے لیے رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں، وہاں سے نہیں جاتے۔ جو لوگ آپ سے اجازت لے کر جاتے ہیں، وہی (اے رسول!) اللہ تعالی اور اُس کے رسول کے ماننے والے ہیں۔ چنانچہ جب وہ اپنے کسی کام کے لیے آپ سے اجازت مانگیں تو آپ جسے چاہیں، اجازت دے دیا کریں اور اُن کے لیے اللہ تعالی سے مغفرت کی دعا کرتے رہیے گا۔ یقیناً اللہ تعالی بخشنے والا ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ.(63)	آپ لوگ اپنے درمیان رسول کے بلانے کو محض نارمل بلانا ہی نہ سمجھیے گا، جس طرح آپ آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ اللہ تعالی ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو آپ میں سے ایک دوسرے کی آڑ لیتے ہوئے چپکے سے چلے جاتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو رسول کے حکم سے گریز کر کے ان کی مخالفت کرتے رہے ہیں کیونکہ اگر ان پر کوئی آزمائش آ جائے یا انہیں دردناک عذاب آ پکڑے۔
أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ.(64)	سن لیجیے کہ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، سب کچھ اللہ تعالی ہی کا ہے۔ آپ جس حال پر ہوں تو اللہ تعالی اسے جانتا ہے۔ جس دن یہ لوگ اس رب کی طرف لوٹائے جائیں گے تو وہ انہیں بتا دے گا جو کچھ یہ کرتے آئے ہیں کیونکہ اللہ تعالی ہر چیز سے واقف ہے۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t